

مضمون پر شار کو قلم اٹھانا پڑتا ہے، ان
مضامین کی ترمیمیں و تحسین شاعروں کی خوشہ
چینی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

۶۔ لغات : جام جہاں نما : اسے جام جم اور جام جمشید بھی کہتے ہیں
بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جام جمشید شاہ ایران کے بیسے یونانی حکماء نے قواعد نجوم،
پیش نظر رکھ کر بنایا تھا اور اس سے دنیا کے حالات معلوم ہو جاتے تھے
شرح : بادشاہ کا ضمیر ایسا جام ہے، جس سے زمانے کے حالات
معلوم ہو جاتے ہیں۔ اس بارے میں نہ مجھے قسم کھانے کی ضرورت ہے، نہ گواہ
پیش کرنے کی اور نہ گواہ پیش کرنا ضروری ہے۔

مطلب یہ کہ جس قلب روشن کو ہر چیز کا علم ہے، کیونکہ اس کی حیثیت،
جام جہاں نما کی ہے۔ اسے سو گند اور گواہ کی حاجت ہی کیا ہے؟
۷۔ شرح : کہاں میں اور کہاں اردو شعر گوئی؟ مجھے اس سے کیا واسطہ؟
ہاں اگر اردو شعر کہتا ہوں تو صرف اس لیے کہ حضور کا دل خوش کرنا منظور ہے۔ یعنی
اپنی خوشی سے اردو شعر نہیں کہتا، صرف آپ کی خوشی کے لیے کہتا ہوں۔
میرزا کو خاصی مدت تک یہی خیال رہا کہ ان کے شاعرانہ کمالات کا مظہر فارسی
کلیات ہے، نہ کہ اردو دیوان۔ چنانچہ ایک مرتبہ پہلے بھی ذوق کو مخاطب کرتے
ہوئے کہا تھا :-

اے کہ در بزم شہنشاہ سخن رس ! گفتہ
کے بہ پُر گوئی فلاں در شعر ہم رنگ من است
راست گفتی، ایک می دانی کہ نبود جائے طعن
کمتر از بانگِ دُبلِ گر نغمہ چنگ من است
فارسی ہیں تا بہ بینی۔ نقش ہاے رنگ رنگ
بگنزار از مجموعہ اردو کہ بے رنگ من است